سوال

سورت فاتحہ کا نزول کب ہوا؟ کیا لوگوں پر نمازیں فرض ہونے کے بعد یا پہلے ؟ مجھے آپ سے اسی بات کی تعین معلوم کرنی ہے ۔

جواب

الحمد للہ

اول :

اکثر علمائے کرام کے ہاں سورت فاتحہ مکی سورت ہے ، اس سورت کے مکی ہونے پر علمائے کرام نے متعدد دلائل کو دلیل بنایا ہے ، جن میں سے چند یہ ہیں :

اس موقف پر متعدد صحیح دلائل موجود ہیں ، جیسے کہ فرمان باری تعالی ہے :
وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ
اور سورت الحجر اجماعی طور پر مکی سورت ہے ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي تفسیر میں بتلایا ہے کہ اس سے مراد سورت فاتحہ ہے ، اس لیے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ سورت فاتحہ مکہ میں نازل ہو چکی تھی ۔

نماز کی فرضیت مکہ میں ہوئی اور سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔
بعض علمائے کرام تو یہ بھی کہتے ہیں کہ سورت فاتحہ سب سے پہلے نازل ہوئی ، لیکن یہ موقف ضعیف ہے ،

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"سورت فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی ، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ۔ ۔ ۔ تاہم کسی کا یہ کہنا کہ سورت فاتحہ مدینہ میں ہی نازل ہوئی ہے یہ بلا شبہ غلطی ہے ۔ " ختم شد
مجموع الفتاوی "(191-190/17)

سورت فاتحہ کے مکی ہونے کو محققین کی ایک جماعت نے راجح قرار دیا ہے جن میں ابن تیمیہ ، ابن کثیر ، ابن حجر ، بیضاوی اور کواشی وغیرہ شامل ہیں ۔
تفصیلات کے لیے دیکھیں کتاب : "المکی والمدنی" از عبد الرزاق حسین (468-446/1)

دوم :

امام قرطبی رحمہ اللہ "الجامع لأحکام القرآن" (115/1) میں لکھتے ہیں کہ :
"اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نماز کی فرضیت مکہ میں ہوئی ہے ، اور اسلام کی پوری تاریخ میں ایسا کہیں نہیں ملتا کہ کوئی نماز سورت فاتحہ کے بغیر ہوئی ہو ، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ فرمان ہے : (سورت فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں) تو اس حدیث میں خبر دی ہے گئی نہ کہ حکم لاگو کرنے کا آغاز کیا ہے ۔ واللہ اعلم " ختم شد

واللہ اعلم